ازافادات ۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ ۔(تفسیر معارف القرآن)
ترتیب و انتخاب: عطاالرحمن اعوان

معارف ختم نبوت

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (پ ۱ ع ۱)

(۱) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔ (ترجمہ حضرت شیخ الھندؒ)

آیت کے اس طرز بیان سے ایک اہم اصولی مسئلہ بھی نکل آیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپکی وحی آخری وحی ہے۔ کیونکہ اگر قرآن مجید کے بعد کوئی اور کتاب یا وحی بھی نازل ہونے والی ہوتی۔ تو جس طرح اس آیت میں پچھلی کتابوں اور وحی پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح آئندہ نازل ہونے والی کتاب اور وحی پر ایمان لانے کا ذکر بھی ضروری ہوتا بلکہ اس کی ضرورت زیادہ تھی۔ کیونکہ تورات وانجیل اور تمام کتب سابقہ پر ایمان لانا تو پہلے سے جاری اور معلوم تھا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی سلسلہ وحی اور نبوت جاری ہوتا۔ تو ضرورت اس کی تھی کہ اس کتاب اور اس نبی کا ذکر زیادہ اہتمام سے کیا جاتا جو بعد میں آنے والے ہوں۔ تاکہ کسی کو اشتباہ نہ رہے۔ مگر قرآن مجید نے جہاں ایمان کا ذکر کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور پہلے انبیاء کا ذکر فرمایا۔ بعد میں آنے والی کسی وحی یا نبی کا کہیں قطعاً ذکر نہیں۔ پھر صرف اسی آیت میں نہیں۔ بلکہ قرآن کریم میں یہ مضمون اول سے آخر تک مختلف مقامات میں چالیس پچاس آیات میں آیا ہے۔ سب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام، پہلی وحی، پہلی کتابوں کا ذکر ہے۔ کسی ایک آیت میں اسکا اشارہ تک نہیں کہ آئندہ بھی کوئی وحی یا نبی آنیوالا ہے۔ جس پر ایمان لانا ہے۔ مثال کے طور پر چند آیات مع ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (پ ۲ ع ۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر (ترجمہ، حضرت شیخ الھندؒ)

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (پ ۶ ع ۲)

ترجمہ: لیکن جو پختہ ہیں علم میں ان میں اور ایمان والے سو مانتے ہیں اسکو جو نازل ہوا تجھ پر اور جو نازل ہوا تجھ سے پہلے (ترجمہ، حضرت شیخ الھندؒ)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ (پ ۱۴ ع ۱۲)

ترجمہ: اور تجھ سے پہلے بھی ہم نے یہی مرد بھیجے تھے کہ حکم بھیجتے تھے ہم ان کی طرف (ترجمہ حضرت شیخ الھندؒ)

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا (پ ۱۵ ع ۸)

ترجمہ: دستور چلا آتا ہے ان رسولوں کا جو تجھ سے پہلے بھیجے ہم نے اپنے پیغمبر (ترجمہ، حضرت شیخ الھندؒ)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ (پ ۲۱ ع ۸)

ترجمہ: اور ہم بھیج چکے ہیں تجھ سے پہلے کتنے رسول اپنی اپنی قوم کے پاس سو پہنچے ان کے پاس نشانیاں لے کر (ترجمہ حضرت شیخ الھندؒ)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ

ترجمہ: اور ہم نے بھیجے ہیں بہت رسول تجھ سے پہلے بعض ان

قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (پ ۲۴ ع ۱۳) میں وہ ہیں کہ سنایا ہم نے تجھ کو ان کا احوال اور بعضے ہیں کہ نہیں سنایا (ترجمہ حضرت شیخ الهندؒ)

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ (پ ۲۴ ع ۳) ترجمہ: اور حکم ہو چکا ہے تجھ کو اور تجھ سے اگلوں کو (ترجمہ، حضرت شیخ الهندؒ)

كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (پ ۲۵ ع ۲) ترجمہ: اسی طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف اللہ زبردست حکمتوں والا (ترجمہ حضرت شیخ الهندؒ)

ان آیات میں اور اس جیسی دوسری آیات میں جہاں کہیں نبی یا رسول یا وحی و کتاب بھیجنے کا ذکر ہے سب کے ساتھ من قبل اور من قبلک کی قید لگی ہوتی ہے۔ کہیں من بعد کا اشارہ تک نہیں ہے اگر ختم نبوت اور انقطاع وحی کا دوسری آیات میں صراحتاً ذکر نہ ہوتا تو قرآن کا یہ طرز ہی اس مضمون کی شہادت کیلئے کافی تھا مسئلہ ختم نبوت پر قرآنی تصریحات اور احادیث متواترہ کی شہادت اور امت کا اجماع تفصیل کے ساتھ دیکھنا ہو تو میرا رسالہ ختم نبوت دیکھا جائے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ (پ ۱ ع ۲) اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور روز قیامت پر اور وہ ہرگز مومن نہیں (ترجمہ حضرت شیخ الهندؒ)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ (پ ۱ ع ۲) اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے سب لوگ (ترجمہ حضرت شیخ الهندؒ)

منافقین کے سامنے صحیح ایمان کا ایک معیار رکھا گیا یعنی ایمان لاؤ جیسے ایمان لائے اور لوگ، اس میں لفظ ناس سے مراد باتفاق مفسرین کرامؒ، صحابہ کرامؓ ہیں کیونکہ وہی حضرات ہیں جو نزول قرآن کے وقت ایمان لائے تھے اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کا دعوئی صحیح یا غلط کے جانچنے کا معیار صحابہ کرام کا ایمان ہے جو اس کے مطابق نہیں وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایمان نہیں اگر کوئی شخص قرآنی عقیدہ کا مفہوم قرآنی تصریح یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح کے خلاف قرار دے کر یہ کہے کہ میں تو اس عقیدہ کو مانتا ہوں تو یہ ماننا شرعاً معتبر نہیں جیسا کہ آجکل قادیانی گروہ کہتا ہے کہ ہم بھی عقیدہ ختم نبوت کو مانتے ہیں مگر اس عقیدہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات اور صحابہ کرامؓ کے ایمان سے بالکل مختلف تحریف کرتے ہیں مرزا غلام احمد کی نبوت کی جگہ نکالتے ہیں، قرآن کریم کی اس تصریح کے مطابق وہ اسی کے مستحق ہیں کہ ان کو ما ہم بمؤمنین کہا جائے یعنی وہ ہرگز مومن نہیں خلاصہ یہ ہے کہ ایمان صحابہ کے خلاف کوئی شخص کسی عقیدہ کا نیا مفہوم بنائے اور اس عقیدہ کا پابند ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو مومن مسلمان بتلائے اور مسلمانوں کے نماز روزہ میں شریک بھی ہو مگر جب تک وہ قرآن مجید کے اس بتلائے ہوئے معیار کے مطابق ایمان نہیں لائیگا اس وقت تک وہ قرآن مجید کی اصطلاح میں مومن نہیں کہلائے گا۔ حدیث وفقہ کا یہ مشہور مقولہ "کہ اہل قبلہ کو کافر نہیں کہا جا سکتا" اس کا مطلب بھی آیت مذکورہ کے تحت ہیں یہ متعین ہو گیا کہ اہل قبلہ سے مراد صرف وہ لوگ ہیں جو ضروریات دین میں سے کسی چیز کے منکر نہیں ورنہ یہ منافقین بھی تو قبلہ کی طرف سب مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتے تھے مگر یہ صرف رو بہ قبلہ نماز پڑھنا ان کے ایمان کیلئے اس بناء پر کافی نہ ہوا کہ ان کا ایمان صحابہ کرامؓ کی طرح تمام ضروریات دینی پر نہیں تھا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (پ ۱ ع ۳)

اے لوگو! بندگی کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو تم سے پہلے تھے (ترجمہ حضرت شیخ الھندؒ)

صرف من قبلکم کا ذکر فرمایا من بعد کم یعنی بعد میں پیدا ہونیوالے لوگوں کا ذکر نہیں کیا اس میں اس کی طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی دوسری امت یا دوسری ملت نہیں ہوگی کیونکہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی مبعوث ہوگا نہ اس کی کوئی جدید امت ہوگی۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (پ ۱ ع ۴)

اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں بنانیوالا ہوں زمین پر ایک نائب (ترجمہ حضرت شیخ الھندؒ)

زمین کا انتظام اور اس میں خدا کا قانون نافذ کرنے کیلئے اس کی طرف سے کسی نائب کا مقرر ہونا جو ان آیات سے معلوم ہوا اس سے دستور مملکت کا اہم باب نکل آیا کہ اقتدار اعلیٰ تمام کائنات اور پوری زمین پر صرف اللہ تعالیٰ کا ہے زمین کے انتظام کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نائب آتے ہیں جو باذن اللہ تعالیٰ زمین پر سیاست و حکومت اور اللہ کی مخلوق کی تعلیم و تربیت کا کام کرتے اور احکام الٰھیہ کو نافذ کرتے ہیں اس خلیفہ و نائب کا تقرر بلاواسطہ خود حق تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اس میں کسی کے کسب و عمل کا کوئی دخل نہیں اسی لئے پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ نبوت کسبی چیز نہیں جس کو کوئی اپنی سعی و عمل سے حاصل کر سکے بلکہ حق تعالیٰ ہی خود اپنے علم و حکمت کے تقاضے سے خاص خاص افراد کو اس کام کیلئے چن لیتے ہیں جن کو اپنا نبی و رسول یا خلیفہ نائب قرار دیتے ہیں۔

یہ سلسلہ خلافت و نیابت الٰہیہ کا آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک ہی انداز میں چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے آخری خلیفہ ہو کر بہت سی اہم خصوصیات کے ساتھ تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پورے عالم اور اس کی دونوں قوم جنات و انسان کی طرف بھیجا گیا آپ کا اختیار و اقتدار پوری دنیا کی دونوں قوموں پر حاوی فرمایا گیا حق تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء بنادیا کہ آپ کی خلافت و نیابت قیامت تک قائم رہے گی اس کا زمانہ بھی کوئی مخصوص زمانہ نہیں بلکہ جب تک زمین و آسمان قائم اور زمانہ کا وجود ہے وہ بھی قائم ہے آپ کا دین آپ کی شریعت قیامت تک محفوظ رہے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید اور آپ کی بتلائی ہوئی ہدایات حدیث پاک سب کی سب اپنے اصلی خدوخال کے ساتھ قیامت تک موجود و محفوظ رہیں گی اسی لیے اس زمین پر آپ کے بعد نہ کسی نئے نبی اور رسول کی ضرورت ہے نہ کسی اور خلیفہ اللہ کی گنجائش!

اسلیئے قیامت تک آپ ہی اس زمین پر خلیفۃ اللہ ہیں آپ کی وفات کے بعد نظام عالم کے لئے جو نائب ہو گا وہ خلیفۃ الرسول اور آپ کا نائب ہوگا یہ امت جسے خلافت کیلئے منتخب کر دے وہ خلیفہ رسول کی حیثیت سے نظام عالم کا واحد ذمہ دار ہوگا اور خلیفہ سارے عالم کا ایک ہی ہو سکتا ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (پ ۱ ع ۴)

اور جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان اس نے نہ مانا اور تکبر کیا اور تھا وہ کافروں کا۔ (ترجمہ حضرت شیخ الھندؒ)

انبیاء سابقین کی شریعت میں بڑوں کی تعظیم اور تحیہ کیلئے سجدہ مباح تھا شریعت محمدیہ میں منسوخ ہو گیا شریعت محمدیہ چونکہ دائمی اور ابدی شریعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم اور آپ کی شریعت

آخری شریعت ہے اسلئے اس کو مسخ و تحریف سے بچانے کیلئے ہر ایسے سوراخ کو بند کر دیا گیا جہاں سے شرک و بت پرستی آ سکتی تھی اس سلسلہ میں وہ تمام چیزیں اس شریعت میں حرام قرار دے دی گئیں جو کسی زمانے میں شرک و بت پرستی کا ذریعہ بنی تھیں۔

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا　سو اگر وہ بھی ایمان لاویں جس طرح پر تم ایمان لائے ہدایت پائی انہوں نے بھی (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)
(پ ۱ ع ۱۶)

اس آیت نے ان فرقوں کے دجل و گمراہی کو واضح کر دیا جن فرقوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کا انکار کر کے نئے نبی کیلئے دروازہ کھولنا چاہا اور قرآن کریم کی واضح تصریح خاتم النبیین کو اپنے مقصد میں حائل پایا تو انہوں نے رسول و نبی کی بہت سی قسمیں اپنی طرف سے اختراع کر لیں جن کا نام نبی ظلی، نبی بروزی وغیرہ رکھ دیا اور ان کیلئے گنجائش نکالنے کی کوشش کی۔ اس آیت سے ان کے دجل و گمراہی کی وضاحت اس لیئے ہو گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ایمان بالرسل میں کسی ظلی و بروزی کا کہیں نام و نشان نہیں، یہ کھلا ہوا زندقہ اور الحاد ہے۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ　(پ ۲ ع)　تھے سب لوگ ایک دین پر، پھر بھیجے اللہ نے پیغمبر خوشخبری سنانیوالے اور ڈرانے والے اور اتارے ان کے ساتھ کتاب سچی کہ فیصلہ کرے لوگوں میں جس بات میں وہ جھگڑا کریں۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

اب آخر میں ایسا جامع نسخہ تجویز فرمایا جو ساری بیماریوں سے بچانے میں اس وقت تک کیلئے کامیاب ثابت ہو جب تک اس عالم کو باقی رکھنا منظور ہو یہ مکمل اور جامع نسخہ ایک جامع اصول علاج سب پچھلے نسخوں کے قائم مقام اور آئندہ سب سے بے نیاز کر نیوالا ہو اور وہ نسخہ جامع اسلام ہے جس کیلئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن بھیجے گئے اور پچھلی کتابوں میں تحریف ہو کر جو پچھلے انبیاء کی تعلیمات ضائع اور گم ہو جانے کا سلسلہ اوپر سے چلا آیا تھا جس کے سبب سے نئے نبی اور نئی کتاب کی ضرورت پیش آتی تھی اس کا یہ انتظام فرما دیا گیا کہ قرآن کریم کی تحریف سے محفوظ رہنے کا ذمہ خود حق تعالی نے لیا اور قرآن کریم کی تعلیمات کو قیامت تک ان کی اصلی صورت میں قائم اور باقی رکھنے کیلئے اللہ جل شانہ نے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں تا قیامت ایک ایسی جماعت قائم رکھنے کا وعدہ فرما لیا جو ہمیشہ دین حق پر قائم رہ کر کتاب و سنت کی صحیح تعلیم مسلمانوں میں شائع کرتی رہے گی کسی کی مخالفت و عداوت ان پر اثر انداز نہ ہو گی اسلئے اس کے بعد دروازہ نبوت اور وحی کا بند ہو جانا ناگزیر تھا، آخر ختم نبوت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

بقیہ از ص (30)

کا مطالبہ کرتی ہے تو ان کے اس مطالبہ کو نظر انداز کر کے بیہودگی اور بے حیائی کو پھیلانا سراسر ظلم اور زیادتی ہے بلکہ اس قتالہ فرنگ تہذیب کے خلاف انقلابی اقدامات اٹھانا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان کا یہ پیغام برسوں سے فضائے بسیط میں گونج رہا ہے کہ

تہذیب نو کے منہ پہ وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرامزادی کا حلیہ بگاڑ دے